شاہد تسنیم ایم اے

پاکستان کے خلاف قادیانی صیہونی گٹھ جوڑ

○

پاکستان کی سیاسی تاریخ کے اُتار چڑھاؤ پر ایک نظر ڈالی جائے تو ہمیں قادیانیوں کا کردار بڑا گھناؤنا دکھائی دیتا ہے، مرزا بشیر الدین محمود کی پاکستان دشمنی سے لے کر نام نہاد بنگلہ دیش کے قیام تک حقائق کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہماری تباہی و بربادی میں قادیانیوں کا خفیہ ہاتھ کارفرما تھا۔ برطانوی سامراج کی شخصی یادگار سر ظفر اللہ قادیانی نے قیام پاکستان کے ایک سال بعد پاکستان کے خلاف ایک سازش کی بنیاد رکھ دی تھی، رُوس نے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو دورۂ ماسکو کی دعوت دی سر ظفر اللہ کے غلط مشورے اور سامراج نوازی کی وجہ سے اسے قبول نہ کیا گیا روس اور امریکہ کی کشمکش شدت اختیار کرتی جا رہی تھی، رُوس نے شکوہ کیا کہ پاکستان نے نہ صرف اس کی تذلیل کی ہے بلکہ دھوکا بھی دیا ہے وُہ اس کی ذمہ داری مرحوم لیاقت علی خان، سر ظفر اللہ خان، اور بعض سابق برطانوی سامراجی دفتر شاہی کے مہروں پر ڈال کر خاموش ہوگیا، سر ظفر اللہ جو اس زمانے میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کے خالقوں میں سے تھے انہیں اپنی پُرانی جبلی انگریز دوستی اور امریکہ نوازی کے علاوہ یہ بھی کشش، نظر آ رہی تھی کہ وُہ جماعت احمدیہ کے ذریعے یورپ اور امریکہ میں "تبلیغ اسلام" کر سکیں گے اور "احمدیت کا پیغام زمین کے آخری کناروں تک پہنچا دیں گے"! بہر حال ان کی یہ عقیدت مندی بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی کے خطوط کی تشکیل پر پُوری طرح اثر انداز ہوتی رہی، ہم آزادانہ اور حقیقت پسندانہ خارجہ پالیسی کی بجائے عالمی کش مکش میں افراط و تفریط کا شکار ہو گئے"[1]

---

[1] نوائے وقت لاہور، یکم فروری ۱۹۷۲ء

سر ظفر اللہ قادیانی نے سیٹو معاہدے کے دوران جو کردار ادا کیا اس کا انکشاف پی۔پی۔آئی کے جناب معظم علی نے کیا ہے ایک سوال کے جواب میں کہ پاکستان نے سیٹو جیسے معاہدے میں شمولیت کیوں کی جو کہ صرف کمیونسٹ بلاک کے حملے کی صورت میں قابل عمل ہوتا ہے آپ نے فرمایا:۔

"جس وقت یہ معاہدہ عمل میں آیا تھا اس وقت پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی بوگرہ مرحوم تھے اور وزیر خارجہ سر ظفر اللہ۔ سر ظفر اللہ اس معاہدے کی تکمیل کے لئے پاکستان کی طرف سے معاہدے کے مسودے پر دستخط کرنے کے مجاز تھے جب انھوں نے معاہدے کی اس شق کو قبول کر کے دستخط کر دیئے جس کے مطابق معاہدہ صرف کمیونسٹ بلاکوں کی طرف سے حملہ کی صورت میں کارآمد ہو سکتا تھا تو میں (معظم علی) نے محمد علی بوگرہ مرحوم کی اس امر سے مطلع کیا وہ یہ جان کر بہت برہم ہوئے کیونکہ یہ سراسران کے منشاء کے خلاف تھا انھوں نے فوری طور پر تمام وزیروں کو بلایا اور صورت حال سے آگاہ کیا نیز سر ظفر اللہ کو ایک کیبل CABLE اس مضمون کا روانہ کیا کہ معاہدے کی یہ شرط قابل قبول نہیں ہے اور حکومت پاکستان اس شق پر دستخط کرنے کے حق میں نہیں ہے اس کی بجائے یہ ہونا چاہیئے کہ حملہ آور ملک کوئی بھی ہو معاہدے میں شامل ممالک اس کے خلاف مشترکہ جدوجہد کریں گے اور اس میں کسی قسم کی تخصیص نہیں ہونی چاہیئے" [1] لیکن سر ظفر اللہ نے اپنے سامراجی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے جو کچھ کرنا تھا وہ کر گزرے بین الاقوامی سطح پر سر ظفر اللہ قادیانی نے پاکستان کے خلاف تیار کی جانے والی سازشوں کی پشت پناہی کی اور قادیانیت کے بین الاقوامی سفیر کے طور پر کام کیا، ملک کے اندر سامراجی سازشوں کی تکمیل ایم ایم احمد نے کی۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان کی معاشی منصوبہ بندی پر یہودی ادارے فورڈ فاؤنڈیشن کے مقرر کردہ صیہونی معیشت دانوں کا قبضہ رہا۔ ان اسرائیلی ایجنٹوں نے مشرقی اور مغربی پاکستان میں معاشی

---

[1] ہفت روزہ چٹان لاہور، جلد ۲۴ ص۱۲ مورخہ ۲۹ نومبر ۷۱ء ۱۹

تفاوت کو بڑھانے کی سازشیں کیں اور اندر ہی اندر اپنا کام کرتے رہے ۔
ایم ۔ ایم احمد چونکہ منصوبہ بندی کے ڈپٹی چیرمین تھے اس لئے ان کے ساتھ ان کے خصوصی مراسم تھے "اور کند ہم جنس با ہم جنس پرواز" والا معاملہ تھا [1] ان نام نہاد معاشی ایڈوائزروں کو ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ پاکستان چھوڑنا پڑا ۔

[ایوب خان کے خلاف عوامی تحریک کے دوران اسرائیل کے صیہونیوں کے ایماء پر قادیانی پاکستانی سیاست میں مداخلت کرتے رہے ۔ لاہوری مرزائی این ۔ اے فاروقی اور ایم ۔ ایم احمد صدر ایوب کو غلط مشورے دیتے اور سامراجی طاقتیں پاکستانی سیاست میں زیادہ سے زیادہ مداخلت کرنے لگیں ، مولانا فرید احمد لکھتے ہیں کہ موتمر عالم اسلامی کے عنایت اللہ نے انھیں کراچی میں بتایا کہ یہودی ایم ۔ ایم احمد کی معرفت اپنی کاروائیوں میں مصروف ہیں اور انہیں تل ابیب سے ہدایات ملتی ہیں قادیانیوں اور یہودیوں کی سازباز اتنی عیاں ہے کہ نظر انداز نہیں کی جاسکتی [2] مولانا فرید احمد نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ انھوں نے اپنے ایک دوست کو سازشیوں کے ایک بین الاقوامی گروہ کے بارے میں معلومات مہیا کیں اور قادیانیوں کے رول سے آگاہ کیا اس نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ بعض فوجی افسر ڈیک (DAC) اور ایوب کی ناکامی کے بعد سیاسی خلا کو پر کرنا چاہتے ہیں اور اول تو گول میز کانفرنس کا ۱۰ رمارچ ۱۹۶۹ء کا اجلاس نہ ہوگا اور اگر ہوگا تو ناکام ہو جائے گا [3] آپ نے مارشل لاء سے تین روز قبل ۲۲ مارچ ۱۹۶۹ء کو مشرقی پاکستان میں علماء کے ایک اجتماع کو بتایا کہ پاکستان کا عالمی سیاست میں ایک منفرد کردار ہے اور اس کے خلاف بین الاقوامی صیہونی سازش جاری ہے کیونکہ وہ اسرائیل کے خلاف جنگ کی پشت پناہی کرتا ہے اور سرکاری محکموں میں قادیانیوں کے روپ میں اس کے ایجنٹ موجود ہیں [4]

---

[1] ۔ آوٹ لک ، کراچی ، جلد ۱ نمبر ۱۶ ، مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۷۲ء

[2] ۔ "دی سن بی ہائنڈ دی کلاوڈنہ" مولوی فرید احمد ، ایسوسی ایٹڈ پریس ڈھاکہ ص ۹۵

[3] ۔ ایضاً ص ۱۸۵

[4] ۔ ایضاً ص ۱۴۶

یحییٰ خان کے دور میں ایم۔ایم احمد پاکستانی سیاست میں مداخلت کرتے رہے ان کے کردار کو بہت سے سیاسی زعماء نے بے نقاب کیا، مولانا شاہ احمد نورانی نے کہاکہ قادیانی اور فری میسن ملک پر چھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور کمیونسٹ، یہودی اور قادیانی مشرقی پاکستان کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ [1] قائم مقام امیر جماعت اسلامی نے فرمایاکہ قادیانی ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں [2] کونسل مسلم لیگ کے رہنما ریٹائرڈ ایئر مارشل نور خان نے کہاکہ قومی اسمبلی کے التوا کا فیصلہ الم انگیز ہے ایم ایم احمد نے مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے دور کر دیا ہے [3] ڈھاکہ مذاکرات کے وقت ایم۔ایم احمد وہاں موجود تھے، اخبار جنگ کراچی نے لکھا:۔

"صدر کے اقتصادی مشیر ایم ایم احمد جو سیاسی بحران سے متعلق ہونے والی بات چیت کے موقعہ پر آج کل ڈھاکہ میں ہیں ان کی یہاں پر موجودگی سے انتہائی ذمہ دار سیاسی حلقوں میں شکوک کا اظہار کیا جا رہا ہے یہاں کے سیاسی اور دوسرے حلقوں میں مسٹر ایم ایم احمد کو ایوب حکومت کے دور سے پہلے مرکزی اقتصادی امور کے سکریٹری اور ایوب حکومت کے دور میں منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیرمین کی حیثیت سے مشرقی پاکستان کی اقتصادی محرومی کا ذمہ دار اور سیاسی سازشوں کا معمار سمجھا جاتا ہے۔ ایوب خان کے زوال کے بعد انہیں یہاں کے عوامی مطالبہ پر منصوبہ بندی کمیشن سے ہٹا دیا گیا تھا لیکن اس کے بعد زیادہ طاقتور یعنی صدر کے اقتصادی مشیر کی حیثیت سے دوبارہ مسلط کر دیا گیا، اس تقرر کی یہاں مذمت بھی کی گئی تھی پھر جب انھیں مشرقی پاکستان میں طوفان زدہ افراد کی آباد کاری کا رابطہ کمیٹی کا چیرمین مقرر کیا گیا تو بھی شدید ردِّ عمل کا اظہار کیا گیا تھا اب یہاں سیاسی بحران کے حل کے لئے ہونے

---

[1] روزنامہ جسارت کراچی، ۵ر فروری ۱۹۷۱ء

[2] ہفت روزہ ایشیا لاہور ۱۲ر مارچ ۱۹۷۱ء

[3] روزنامہ آزاد، ۳ر مارچ ۱۹۷۱ء

والے مذاکرات کے موقعہ پر ان کی موجودگی کو بامعنی قرار دیا جا رہا ہے کیونکہ مسٹر ایم۔ ایم احمد کو میٹروپولیٹن سیاسی گروپ کا سب سے طاقتور بیوروکریٹ ترجمان تصور کیا جاتا ہے اور اسی گروپ کو ملک کے بحران کا ذمہ دار قرار دیا جا رہا ہے۔" لـه

قادیانیوں نے سیاسی بحران کو اپنے لئے نعمت خیال کیا اور اس کو برقرار رکھنے کی کوشش کی تاکہ تقسیم پاکستان کے سامراجی منصوبے کی تکمیل ہو سکے۔ یحییٰ خان کے ملٹری ایکشن کے دوران ہندوستان نے نام نہاد بنگلہ دیش کے قیام کے لئے جو پروپیگنڈا کیا قادیانیوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مشہور صنعت کار محمود ہارون کے بقول قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہونے کے بعد مسٹر ایم۔ ایم احمد نے ان سے کہا تھا کہ "ڈھائی فیٹ بنگالیوں کو اقتدار منتقل نہیں کیا جائے گا" ٢ـه ان حقائق سے عیاں ہے کہ قادیانیوں نے ایک گہری سازش کی تکمیل کے طور پر پاکستان کی تخریب کے سامراجی منصوبے کو عملی جامہ پہنایا اور سامراجی طاقتوں اور صیہونی انتشار پسندوں کے ایماء پر یہ کاروائیاں کیں۔ سامراجی طاقتیں اپنی ریشہ دوانیوں کے لئے اگر کسی جماعت کی اٹوٹ وفاداری پر یقین رکھ سکتی ہیں تو وہ قادیانی ہی ہیں۔ یہی سامراج کا وہ خود کاشتہ پودا ہے جس کی بھرپور آبیاری کی گئی اور اسے عرب ممالک میں پھلنے پھولنے اور برگ و بار پیدا کرنے کے پورے پورے مواقع بہم پہنچائے گئے۔ قادیانیوں کی پون صدی کی تاریخ گواہ ہے کہ اس سامراج نوازی، اسلام دشمنی، صیہونیت پرور، استحصالی اور رجعت پسند تحریک نے اسلامی تحریکوں کو سبوتاژ کیا، مسلم ممالک کی ملی سالمیت کو پارہ پارہ کیا اور سامراجی قوتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے مسلمانوں کے سیاسی مستقبل کو مخدوش بنانے کے جتن کئے۔ قادیانیت سامراج کی دینی ایجنسی کے طور پر دنیا میں سرگرم عمل ہے قادیانی تحریک فتنہ پرور صیہونیوں کی ہر قسم کی اعانت حاصل کر کے ایک طرف تو اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان میں سرطان کی طرح جڑیں پھیلا رہی ہے تو دوسری طرف عالمی سیاست میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

لـه روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۲۶ر مارچ ۱۹۷۱ء

٢ـه ہفت روزہ الفتح کراچی، جلد ۲ نمبر ۴۶ مورخہ ۳۰ر مارچ ۱۹۷۲ء